مہاراجہ سر دگبجے سنگھ بہادر کے سی - ایس - آئی سنہ ۱۸۱۸ع مین
پیدا ہوئے اور گیارھوین سال یعنی آخر سنہ ۱۸۲۹ع مین موافق حکم شاشتر
زنارپوشی کی رسم ہوئی قرب و جوار کے تمام راجاؤن اور رئیسون کو نیوتے
بھیجے گئے اور بڑی دھوم دھام سے یہ تقریب عمل مین آئی - ابھی اس
تقریب کا جلسہ پورے طور پر ختم نہونے پایا تھا کہ آپ کے والد ماجد یعنی
راجہ ارجن سنگھ دفعتًا علیل ہو گئے اور صرف چھ دن علیل رہکر بیکنٹھ باش
ہوئے - بعد کریا کرم کے راجہ جے نرائن سنگھ آپ کے بڑے بھائی جیسا کہ
اوپر ذکر ہو چکا ہے شروع سنہ ۱۸۳۰ع مین مالک ریاست ہوئے -

اُسی زمانہ مین مسمے موج گر گوشائین جو بلرام پور کے صاحب مقدرت
لوگون مین تھے راجہ بیکانیر کے یہانسے ایک گھوڑا لائے جسکا نام ناگ تھا

گھوڑے کے اوصاف سنکر مہاراجہ صاحب کو اُس کے دیکھنے کا شوق ہوا جسے دیکھکر مہاراجہ صاحب بہت خوش ہوئے اور گوشائین سے اُسے فوراً خرید کرلیا۔ چونکہ بچپن ہی سے مہاراجہ صاحب کو گھوڑے کا شوق تھا اور علاوہ دیگر علوم و فنون کے گھوڑے کی سواری اور فن سپاہگری کی بھی تعلیم ہوتی تھی۔ مہاراجہ صاحب باوجود کم سن ہونیکے گھوڑے پر بے تکلف نہایت بے خوفی سے سوار ہوتے تھے۔

آپکے بڑے بھائی یعنی راجہ جے نراین سنگھ اس فن کے اُستاد کامل تھے جب اُنھین اُس گھوڑے کی خریداری اور مہاراجہ صاحب کے شوق کا حال دریافت ہوا تو وہ خود سواری کے قواعد مہاراجہ صاحب کو تعلیم فرمانے لگے۔ اور سواری کے قاعدون کو سکھانیکے بعد گھوڑے پر سے ہتھیار لگانیکے طریقے بھی سکھائے۔ تھوڑے ہی عرصہ مین مہاراجہ صاحب نے نیزہ۔ برچھا۔ تلوار و بندوق کے چلانے مین بخوبی مہارت بہم پہونچائی اور گولی لگانے مین قادرانداز مشہور ہوئے۔

بہ ۱۸۴۳ء مین راجہ بھنگا تعلقہ دیو تھا تک جو راج بلرام پور مین شامل تھا چڑھ آئے۔ راجہ جے نراین سنگھ کو اُسکی خبر ہوئی اُنھون نے راجہ بھنگا سے

کہلا بھیجا کہ ہماری حد سے واپس جائیے لیکن جب راجہ بھنگا نے کچھ پروانہ کی
تو راجہ جے نراین سنگھ کو اُنکے مقابلہ کے واسطے خود جانا پڑا۔ لڑائی مین طرفین
کے چند لوگ کام آئے اور راجہ بھنگا کو پسپا ہو کر واپس جانا پڑا۔ غصّہ و شرم سے
جو اِس شکست سے راجہ بھنگا کو دامنگیر ہوئی تھی اُنھین از سرِ نو سامان جنگ مہیّا
کرنے پر مجبور کیا اور اس مرتبہ وہ بڑے سامان اور جمعیت سے تو پین ہمراہ لیکر پھر
اُس مقام پر آئے جہان پہلے انھین شکست ہوئی تھی۔ راجہ جے نراین سنگھ کو
اسکی اطلاع ہوئی اور اُنھون نے احتیاطًا اس مرتبہ مہاراجہ صاحب کو بھی جو اپنی
والدہ کے ساتھ قلعہ بنلا مین تشریف رکھتے تھے معہ سامان جنگ اور چار توپون
کے طلب کیا۔ خط دیکھتے ہی مہاراجہ صاحب نے فورًا تیاری کی اور سب
سامان ہمراہ لیکے بلرام پور کی جانب کوچ کیا۔ دریا سے اوترکر موضع محمد پور مین
جو بلرام پور سے کوس بھر کے فاصلہ پر ہے۔ نل سنگھ نائب ریاست بلرام پور سے
ملاقات ہوئی۔ جو مہاراجہ کے آنے کی خبر سُنکر اس غرض سے آئے
تھے کہ مہاراجہ صاحب کو راستہ ہی سے واپس کر دین اور اسکی وجہ یہ تھی
کہ نل سنگھ کی لڑکی راجہ بھنگا کے عزیزون مین کسیکو منسوب تھی۔ اور
وہ یہ نہین چاہتے تھے کہ لڑائی ہو۔

چنانچہ نل سنگھ نے جسوقت مہاراجہ صاحب کو دیکھا دور ہی سے آواز دی کہ اب آپکے تشریف لیجانے کی ضرورت نہین ہے واپس جائیے مہاراجہ صاحب نے جواب دیا کہ ہم بھائی صاحب کی طلب جارہے ہین اگر کوئی حکم ہمارے واپس جانیکے متعلق ہو تو دکھائیے۔ نل سنگھ نے کہا کہ حکم کیسا۔ اِس وقت آپکے جانیکا موقع نہین ہے۔ اور یہی مناسب ہے کہ آپ یہین سے واپس جائیے۔ اور اسیکے ساتھ ہی گولندازون کو للکارا کہ خبردار آگے قدم نہ بڑھانا۔ بیچارے گولنداز رعب مین آگئے اور فوراً توپین روک لین۔ مہاراجہ صاحب کو یہ دیکھکر غصہ آیا اور اُنھون نے ڈانٹ کر گولندارونکو توپین بڑھانے کا حکم دیا۔ گولنداز اسوقت عجب کشمکش مین تھے۔ نل سنگھ کو نائب ہونے کی وجہ سے مختار کل جانتے تھے۔ مہاراجہ صاحب کے حکم کے خلاف بھی کوئی کام کرنیکی جرأت نہوتی تھی۔ غرض گولندازون نے مہاراجہ صاحب کے خوفسے توپین آگے بڑھائین۔ نل سنگھ نے پھر غصہ سے گولندازون کو ڈانٹا یہ دیکھکر مہاراجہ صاحب سے نرہا گیا۔ نل سنگھ کیطرف تپنچہ فیر کردیا۔ گولی تہین لگی او نل سنگھ ہودج مین خوف سے لیٹ گئے۔ اور فیلبان سے کہا کہ جلد ہاتھی بھگاؤ۔

نل سنگھ کے چلے جانے کے بعد مہاراجہ صاحب معہ ہمراہیوں کے آگے بڑھے اور چار گھڑی رات گئے بلرام پور پہونچے۔ اور اپنے بڑے بھائی راجہ جے نراین سنگھ سے ملے۔ جو مہاراجہ صاحب کو دیکھکر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ خوب وقت پر آئے۔ اِدھر تو یہ سامان ہو رہا تھا اور وہان پنڈتون نے راجہ بھنگا کو یہ بتایا کہ اس درمیان مین لڑائی کی کوئی اچھی ساعت نہین معلوم ہوتی بلکہ طرح دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ پنڈتون کی اس پیشین گوئی سے راجہ صاحب بھنگا خوف زدہ ہوئے اور بغیر لڑے ہوئے واپس چلے گئے۔

وفات راجہ جے نراین سنگھ و سرکشی نل سنگھ نائب ریاست

سنہ ۱۸۳۵ء کے آخر مین راجہ جے نراین سنگھ مرض الموت مین مبتلا ہوئے۔ کئی مہینے بیمار رہے روز بروز باوجود علاج مرض کو ترقی ہوتی گئی۔ یہانتک کہ خود راجہ صاحب کو اپنی زندگی سے یاس ہوئی حکیم ڈاکٹر علاج کرتے کرتے عاجز آگئے مگر کوئی فائدہ نہین ہوا۔ سنہ ۱۸۳۶ء مین راجہ جے نراین سنگھ نے لاولد انتقال کیا۔ اُس وقت مہاراجہ صاحب کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ راجہ جے نراین سنگھ کے انتقال کے بعد ریاست مہاراجہ صاحب کے